https://farid.ps/articles/israel_the_1969_paraguay_plan/ur.html

# 1969 کا اسرائیل-پیراگوئے پلان

1969 میں، اسرائیل نے غزہ سے فلسطینیوں کی پیراگوئے کی طرف رضاکارانہ ہجرت کو فروغ دینے کے لیے ایک خفیہ اقدام شروع کیا، جس کا ہدف 1967 کی چھ روزہ جنگ کے بعد ایک آبادیاتی حکمت عملی کے طور پر 60,000 افراد کی منتقلی تھی۔ اس منصوبے کو 29 مئی 1969 کو فیصلہ Shin.Taf/24 کے ذریعے باضابطہ بنایا گیا اور اس میں اعلیٰ عہدیدار شامل تھے، جن میں وزیر اعظم گولڈا میئر اور موساد کے سربراہ زوی زمیر شامل تھے، اور اس نے فلسطینیوں کو مالی مراعات، زمین، روزگار اور ثقافتی انضمام کے تعاون کے ساتھ بیرون ملک نئی زندگی کا وعدہ کیا تھا۔ تاہم، صرف 30 افراد کو منتقل کیا گیا تھا کہ 1970 میں ایک پرتشدد واقعے کے بعد یہ منصوبہ ناکام ہو گیا، جس نے اس کی ناکامیوں کو عیاں کر دیا۔ شامل فلسطینیوں کے لیے یہ تجربہ گہری دھوکہ دہی سے بھرا ہوا تھا: انہیں برازیل میں مستقبل کا وعدہ کیا گیا تھا، لیکن اس کے بجائے انہیں پیراگوئے میں بغیر وعدہ شدہ وسائل یا تعاون کے چھوڑ دیا گیا۔ یہ مضمون ان کی داستانوں پر مرکوز ہے تاکہ اس ناکام پالیسی کی انسانی لاگت کو اجاگر کیا جا سکے۔

## منصوبے کا ڈھانچہ اور وعدے

اس اقدام کو موساد نے ثالثی کی اور اسرائیلی ٹریول ایجنسی پیٹرا کے ذریعے مربوط کیا گیا، جو گیڈ گریور کی ملکیت تھی، اور اس نے غزہ کے فلسطینیوں کو ایک پرکشش پیکج پیش کیا: ایک بار کی 100 ڈالر کی ادائیگی (آج کے حساب سے تقریباً 750 ڈالر)، مکمل طور پر ادا شدہ سفری اخراجات، میزبان ملک میں فوری رہائشی حیثیت، پانچ سال کے اندر شہریت کا راستہ، زرعی زمین، روزگار کے مواقع، اور ثقافتی انضمام کے لیے تعاون، بشمول زبانی مدد۔ ایلفریڈو سٹروسنر کی آمریت کے تحت پیراگوئے نے فی شخص 33 ڈالر کی ادائیگی کے عوض تارکین وطن کو قبول کرنے پر اتفاق کیا، پہلے 10,000 کے لیے 350,000 ڈالر کی پیشگی ادائیگی کے ساتھ، یہ تصور کرتے ہوئے کہ وہ زرعی ترقی کے لیے مزدور کے طور پر کام کریں گے۔

فلسطینیوں کے لیے یہ وعدے خاص طور پر پرکشش تھے۔ 1969 میں غزہ کو معاشی جمود اور اسرائیلی قبضے کے دباؤ کا سامنا تھا، جس نے برازیل میں ایک نئی شروعات کے امکان کو—جو اکثر پیٹرا کی بھرتی کی کوششوں میں نمایاں کیا جاتا تھا—بہت دلکش بنا دیا۔ ایجنٹوں نے اس پروگرام کو نوکریوں، زمین کے ٹکڑوں، اور پرتگالی سیکھنے یا ثقافتی انضمام میں مدد کے ساتھ ایک منظم منتقلی

کے طور پر فروخت کیا، جو استحکام کے لیے بے چین افراد کو نشانہ بناتے تھے۔ برازیل کا وعدہ، اس کی قائم شدہ عرب ڈائسپورا اور معاشی مواقع کے ساتھ، اس حقیقت کے ساتھ تیز تضاد رکھتا تھا جو ان کا انتظار کر رہی تھی۔

## فلسطینیوں کی روایات: دھوکہ دیا گیا اور چھوڑ دیا گیا

فلسطینیوں کی روایات ایک واضح خیانت کو ظاہر کرتی ہیں۔ ایک زندہ داستان محمود سے آتی ہے، ایک فلسطینی جو پیٹرا کے ذریعے برازیل میں کام اور زمین کے یقین دہانیوں کے ساتھ بھرتی کیا گیا تھا، جس میں پرتگالی سیکھنے اور ایک متحرک کمیونٹی میں ضم ہونے کے لیے تعاون شامل تھا۔ اسے دستاویزات اور ہوائی ٹکٹ موصول ہوا، لیکن اسونسیون، پیراگوئے پہنچنے پر اسے پتہ چلا کہ اسے دھوکہ دیا گیا تھا۔ نہ برازیل تھا، نہ کام، نہ زمین، اور نہ ہی ثقافتی انضمام کے لیے کوئی تعاون — صرف 100 ڈالر کی معمولی ادائیگی اور رہائشی کاغذات جو عملی طور پر کم قدر کے تھے۔ محمود کی کہانی اس دھوکہ کی علامت ہے جس کا سامنا چند شرکاء نے کیا، جو خود کو ایک اجنبی ملک میں وسائل یا کمیونٹی کے بغیر ترک کر دیا گیا پائے۔

دوسری روایات اس ترک کر دیے جانے کے احساس کی بازگشت کرتی ہیں۔ منتقل کیے گئے 30 فلسطینیوں کو پیراگوئے کے لسانی اور ثقافتی منظرنامے — جو گوارانی اور ہسپانوی زبانوں کے غلبے میں تھا — میں وعدہ شدہ زبانی تعاون کے بغیر تشریف لے جانا پڑا۔ وعدہ شدہ زرعی زمین کبھی حقیقت نہ بنی، اور کوئی روزگار پروگرام قائم نہیں کیا گیا۔ شرکاء نے محسوس کیا کہ انہیں غزہ چھوڑنے کے لیے "دھوکہ" دیا گیا، ان کی منظم منتقلی کی توقعات تنہائی اور غفلت کی حقیقت سے ٹوٹ گئیں۔ ثقافتی انضمام کا وعدہ، جو ایک نئے معاشرے میں ڈھلنے کے لیے اہم تھا، مکمل طور پر غائب تھا، جس نے افراد کو ایک ایسے ملک میں اپنی مدد آپ کرنے کے لیے چھوڑ دیا جہاں کوئی فلسطینی ڈائسپورا تعاون پیش کرنے کے لیے موجود نہ تھا۔ یہ ترک کر دیا جانا ان کے خیانت کے احساس کو مزید گہرا کرتا تھا، کیونکہ انہوں نے احساس کیا کہ وہ جغرافیائی سیاسی چال کا حصہ تھے نہ کہ حقیقی مواقع کے وصول کنندہ۔

## 1970 کا سفارتخانہ فائرنگ: ٹوٹے ہوئے وعدوں پر ردعمل

اس منصوبے کا زوال 4 مئی 1970 کو اسونسیون میں اسرائیلی سفارتخانے میں ایک ڈرامائی واقعے سے تیز ہوا۔ دو فلسطینی مہاجرین، طلال الدماسی اور خالد درویش کساب نے سفارتخانے کی ملازم ایڈنا پیئر کو گولی مار کر ہلاک کر دیا، ایک ایسی کارروائی جو اکثر بیرون ملک فلسطینی دہشت گردی کا پہلا واقعہ کہلاتی ہے۔ تاہم، سیاق و سباق ایک زیادہ پیچیدہ کہانی کی طرف اشارہ کرتا

ہے۔ فلسطینیوں نے سفارتخانے سے مدد مانگی جب وعدہ شدہ موساد ایجنٹ — جو جائیداد اور روزگار کے مواقع کے انتظام کے ذمہ دار تھا — ظاہر نہیں ہوا۔ جب سفیر نے انہیں مسترد کر دیا اور ان کی التجاؤں کو نظر انداز کیا، تو ان کی مایوسی تشدد میں پھٹ پڑی۔

یہ واقعہ "دہشت گردی" کے لیبل کے بارے میں سوالات اٹھاتا ہے۔ ان مردوں کے اعمال، اگرچہ المناک اور ناجائز تھے، زمین، کام اور تعاون کے پورا نہ ہونے والے وعدوں سے مایوسی میں جڑے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ اسرائیل اور پیراگوئے دونوں کی طرف سے ترک کیے جانے کا احساس کرتے ہوئے، ان کا حملہ ایک منصوبہ بند سیاسی تشدد کا عمل کم اور خیانت اور غفلت پر ردعمل زیادہ تھا۔ اس فائرنگ نے منصوبے کو بین الاقوامی جانچ کے سامنے لایا، عرب ممالک کی اقوام متحدہ میں شکایات کا باعث بنا اور اس اقدام کو روک دیا۔ اس نے فلسطینی مایوسی کی گہرائی کو بھی اجاگر کیا، کیونکہ ٹوٹے ہوئے وعدوں نے ناراضگی اور مایوسی کو ہوا دی۔

## پورا نہ ہونے والے وعدوں کی انسانی لاگت

پورا نہ ہونے والے وعدوں نے شامل فلسطینیوں پر گہرا اثر ڈالا:

- **معاشی تباہی:** 100 ڈالر کی ادائیگی پیراگوئے میں روزی روٹی قائم کرنے کے لیے مکمل طور پر ناکافی تھی، جہاں نہ نوکریاں فراہم کی گئیں اور نہ ہی زمین۔ محمود جیسے شرکاء کو فوری مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، بغیر اپنے آپ کو برقرار رکھنے کے ذرائع کے۔
- **ثقافتی اور سماجی تنہائی:** زبانی تعاون یا ثقافتی انضمام کے پروگراموں کے بغیر، فلسطینیوں کو گوارانی اور ہسپانوی بولنے والے پیراگوئے کے معاشرے میں ڈھلنے کے لیے جدوجہد کرنی پڑی۔ فلسطینی کمیونٹی کی غیر موجودگی نے ان کی تنہائی کو مزید بڑھا دیا، جو برازیل کی عرب ڈائسپورا میں انضمام کے وعدے کے برعکس تھا۔
- **نفسیاتی خیانت:** دھوکہ — برازیل کا وعدہ لیکن پیراگوئے بھیجنا — نے اعتماد کو کمزور کیا۔ یہ احساس کہ وہ اسرائیل کی آبادیاتی حکمت عملی میں محض پتے ہیں، نے شرکاء کو استحصال اور نقصان کے احساس کے ساتھ چھوڑ دیا، جو غزہ واپس نہ جا سکنے سے مزید بڑھ گیا۔
- **زبردستی نقل مکانی:** پروگرام کی "رضاکارانہ" نوعیت مشکوک تھی، کیونکہ غزہ کے معاشی دباؤ نے شرکت کو مجبور کیا۔ ان کے مقصد کے بارے میں گمراہ کیا جانا اور آمد پر ترک کر دیا جانا نقل مکانی کے احساس کو گہرا کرتا تھا۔

یہ روایات، اگرچہ منصوبے کے چھوٹے پیمانے تک محدود ہیں، استحصال کے ایک نمونے کو اجاگر کرتی ہیں۔ منصوبے کی ناکامی اس کی ان عہدوں کو پورا کرنے میں ناکامی سے پیدا ہوئی، جس نے فلسطینیوں کو پھنسا ہوا اور پیراگوئے کو مزید شمولیت کے بارے میں محتاط چھوڑ دیا۔

## اخلاقی اور جغرافیائی سیاسی مضمرات

منصوبے کے اخلاقی نقائص واضح تھے۔ ناقدین، بشمول فلسطینی وکلاء، دلیل دیتے ہیں کہ یہ زبردستی نقل مکانی کے قریب تھا، جو غزہ کی مایوسی کا استحصال کر کے فلسطینی آبادی کو کم کرنے کی کوشش کرتا تھا۔ موساد کی شمولیت، جس نے معاہدے کی ثالثی کی اور اسی وقت کے آس پاس پیراگوئے میں نازیوں کے شکار کو روک دیا، نے ہیر پھیر کے تصورات کو بڑھایا۔ معاہدے کی رازداری، جو 1970 کی فائرنگ تک چھپی رہی، نے غیر اخلاقی رویے کے الزامات کو ہوا دی۔ عرب ممالک سے ردعمل کے خوف سے، پیراگوئے نے تیزی سے فاصلہ بنایا، اور سٹروسنر نے اس واقعے کے بعد منصوبے کو ترک کر دیا۔

فلسطینیوں کے لیے، یہ تجربہ نقل مکانی اور ٹوٹے ہوئے اعتماد کی داستان کو مضبوط کرتا تھا۔ منصوبے کا چھوٹا پیمانہ — صرف 30 افراد کی منتقلی — نے اسرائیل کے آبادیاتی اہداف میں بہت کم حصہ ڈالا لیکن شرکاء پر دیرپا زخم چھوڑ دیا۔ انسانی لاگت ایک ایسی پالیسی کے نتائج کی عکاسی کرتی ہے جس نے انسانیت پر حکمت عملی کو ترجیح دی۔

## وراثت اور سبق

1969 کا اسرائیل-پیراگوئے پلان اسرائیلی-فلسطینی تنازع میں ایک فٹ نوٹ کے طور پر رہتا ہے، لیکن اس کے چند شرکاء پر اس کا اثر گہرا ہے۔ برازیل میں زمین، کام اور ثقافتی تعاون کے ساتھ مکمل مستقبل کے وعدے کے بارے میں فلسطینیوں کی روایات، صرف پیراگوئے میں ترک کیے جانے کے لیے، جغرافیائی سیاسی تجربات کی انسانی لاگت کو ظاہر کرتی ہیں۔ 1970 کی سفارتخانہ فائرنگ، جو وعدہ شدہ موساد ایجنٹ کی غیر موجودگی اور سفیر کے انکار سے شروع ہوئی، دھوکہ دیے گئے لوگوں کی مایوسی کی عکاسی کرتی ہے اور "دہشت گردی" جیسے سادہ لیبلوں کو چیلنج کرتی ہے۔

جیسے جیسے اسی طرح کے ہجرت کے تجاویز پر بحثیں ابھرتی ہیں، یہ کہانیاں ایک انتباہ کے طور پر کام کرتی ہیں۔ آبادیاتی اہداف سے چلنے والی پالیسیوں کو 1969 کی ناکامیوں کو دہرانے سے بچنے کے لیے شفافیت اور حقیقی تعاون کو ترجیح دینی چاہیے۔ شامل

فلسطینیوں کے لیے، یہ منصوبہ پورا نہ ہونے والے وعدوں کی تلخ یاد دہانی ہے، ان کی آوازیں نقل مکانی اور دھوکہ دہی کے سامنے جوابدہی کا مطالبہ ہیں۔